مدیر کے نام

سید عرفان منور گیلانی ' ڈنمارک

ڈاکٹر نجات اللہ صدیقی کا مضمون: ''مسلمان اور معاشی عوامل'' (فروری' مارچ ۲۰۰۲ء) بڑی اہمیت کا حامل ہے۔ ہم اکثر یہ کہا کرتے ہیں کہ اسلام غلبہ چاہتا ہے لیکن بھول جاتے ہیں کہ غلبہ حاصل کرنے کے لیے قوت درکار ہوتی ہے۔ اُمت مسلمہ میں اس امر پر اتفاق رائے ہے کہ قوت کے اصل سرچشمے ایمان اور عمل صالح ہیں' مگر عمل صالح کے متعلق تصورات بہت مسخ ہو چکے ہیں۔ بدر کے ۳۱۳ یقیناً ایمانی قوت سے ہی لشکر قریش پر غالب آئے تھے۔ لیکن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس موقع پر جو دعا کی تھی اس میں یہ پہلو غالب نظر آتا ہے کہ تیاری کی پوری کوشش کی گئی ہے مگر اس سے زیادہ بن نہیں پایا۔ ہمارا عملی رویہ اس کے برعکس ہے۔ محض ایمان لے آنے سے کامیابی حاصل نہیں ہوتی۔ ایمان کے تقاضے نہ پورے کیے جائیں تو اُس کا دعویٰ بے معنی ہے۔ کیا قرآن اللہ کی راہ میں خرچ کرنے کا تذکرہ جان کی بازی لگا دینے کے ساتھ ساتھ نہیں کرتا؟ تکوین ثروت اگر مطلوب نہ ہوتی تو اسلام ''خرچ'' پر اتنا زور نہ دیتا۔ نجات اللہ صدیقی صاحب کی مساعی قابل قدر بھی ہیں اور قابل غور بھی۔

صابر نظامی ' قصور

''مسلمان اور معاشی عوامل'' (فروری' مارچ ۲۰۰۲ء) سے اسلام میں معاشی عوامل کی اہمیت اجاگر ہوئی ہے۔ درحقیقت آج' جب کہ اشتراکی نظام ناکام ہو چکا ہے اور امریکہ اور برطانیہ حکومتی زور پر سرمایہ داری نظام کو مکمل ناکامی سے بچانے کے لیے تگ و دو میں مصروف ہیں--- اسلام کے معاشی نظام کو بھرپور انداز میں متعارف کروانے کی ضرورت ہے۔ اس کے لیے موثر ادارے قائم کیے جائیں' مساجد' مدارس' تعلیمی اداروں' تحریر و تقریر' غرض ہر سطح پر موثر آواز اٹھانے کی ضرورت ہے۔ انتخابی پروگرام اور جلسے جلوسوں میں بھی معاشی نعروں کو رواج دینا چاہیے۔

حافظ محمد صدیق ساقی ' کوٹلی آزاد کشمیر

''مسلمان اور معاشی عوامل'' (فروری' مارچ ۲۰۰۲ء) ایک چشم کشا تحریر ہے۔ یہ حقیقت ہے کہ جو قوم معاشی طور پر مضبوط نہ ہو اُس کی عزت و ناموس کا تحفظ ایٹم بم بھی نہیں کر سکتا!

خلیل الرحمٰن ' لالہ موسیٰ

''مسلمان اور معاشی عوامل'' (فروری' مارچ ۲۰۰۲ء) سے بہت سی غلط فہمیاں دُور ہوئیں۔ اُن کے مقالے میں